# شذرات

سندھی رسائل، کتابوں اور حیدرآباد کے پریسوں پر جو اچانک وار ہوا تھا، اس سے مجلہ "الولی" بھی متاثر ہونے سے نہ رہ سکا کیونکہ جس پریس میں یہ رسالہ چھپتا تھا اس کو بھی ——— بند کیا گیا تھا۔

——— قانونی طور پر ہم اس پریس سے مجلہ چھپوانے کے پابند تھے اور پھر لطف یہ ہے کہ حیدرآباد سندھ میں لیتھوگرافی کے لیے پریسوں کا فقدان ہے۔ اس سے پہلے ہماری کوشش تو یہ تھی کہ پڑھنے والوں کو اب انتظار کرنا نہ پڑے گا اور مجلہ پورے وقت پر ان کی خدمت میں پہنچ جائے گا۔ لیکن پھر ہمیں اپنے کرم فرماؤں کے سامنے معذرت کی یہ چند سطور لکھنی پڑیں۔ اور آئندہ کے لیے نئے انتظام کا اہتمام کر رہے ہیں، اگر تدبیر کی تقدیر سے مزاحمت نہ ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ الولی کی اشاعت میں آئندہ وہ کوتاہی نہ ہوگی جو ناگزیر واقعات پر ہوئی ہے

---

آج کل دنیا کے مسلمانوں میں باہمی اتحاد و اتفاق کی راہ ہموار ہوتی جا رہی ہے، اور ماضی میں یہی وہ چیز تھی جس کے نہ ہونے کی وجہ سے ایک ایک کر کے ان کو غلامی میں رکھا گیا مگر اب وہ زمانہ گزر گیا کہ ان کو یورپی اقوام کی طرف سے آپس میں لڑایا جاتا تھا۔ یورپ کی پرانی چالوں سے دنیا کے عوام بیدار ہو چکے ہیں، اب ضرورت ہے کہ ہم اس سائنسی دور میں اخلاقی اقدار کے ساتھ مادی اور سائنسی ترقی کی طرف تیزی سے گامزن ہوں،

اور اس کے لیے کسی مسلم فلسفی اور حکیم کی فکر ہمیں اپنانا پڑے گی۔ اس کے لیے برصغیر میں ہمارے سامنے شاہ ولی اللہ صاحب کی شخصیت نمایاں نظر آتی ہے۔ شاہ صاحب انسانیت کے اس دور کے پیش رو ہیں جو اٹھارہویں صدی کے آغاز میں شروع ہوا، اور اس دور کی نمایاں خصوصیت ہے صنعت میں کلوں کا استعمال، بادشاہت کا خاتمہ اور سیاست میں جمہوریت کا دخل۔ یہ باتیں آپ سے پہلے کی صدیوں میں نہ تھیں، اس لیے شاہ صاحب سے پہلے کے مسلم حکماء کی تعلیمات اس نئے دور کے مسائل کے حل کے لیے کام نہیں دے سکتیں۔

بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بین الاقوامی انقلاب کے داعی ہیں اور یہ رہنمائی قیامت تک کافی اور جاری ہے۔ آپؐ نے اور آپؐ کے جانشینوں نے جو معمولی مدت میں ایک عالمگیر انقلاب پیدا کیا اس سے نوعِ انسانی نے ایک گہرا رنگ قبول کیا اور اس کے بعد ہر دور کا انقلاب اس سے متأثر اور اسی رنگ سے رنگین ہوتا رہا، اٹھارہویں صدی والا انقلاب بھی اس تأثر سے متأثر ہے، مگر ہماری رائے میں اس انقلاب کی تعلیم اور ترجمانی کے لیے اللہ تعالیٰ نے شاہ ولی اللہ صاحبؒ جیسی علمی شخصیت کو پیدا کیا جنھوں نے اس عالمی انقلاب کی خلافت راشدہ کے رنگ میں ترجمانی کی اور نئے دور کے جدید تقاضاؤں کو بھی جانے نہ دیا۔ آپ نے آنے والے انقلاب کے بین الاقوامی پہلو کو واضح کیا اور یہ بتایا کہ انسانیت کی ترقی میں بین الاقوامیت کا ایک خاص مقام ہے جو قوموں کے منفرد ہوجانے کے بعد پیدا ہوتی ہے۔

شاہ صاحبؒ مطلق بین الاقوامیت کے داعی نہیں ہیں، وہ اسلام کو دین قرار دے کر اس کو انسانیت کے طبعی تقاضوں کے ساتھ ملاتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قومی اور بین الاقوامی حیثیت کا باہمی فرق واضح کرنے کے بعد واضح فرماتے ہیں کہ اب انسانیت کی نجات اور فلاح و بہبود اس میں ہے کہ ہر ایک قوم قرآنی انقلاب سے اثر لے کر آگے بڑھے۔ اور آپ نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت خاص طور پر ایسے انقلاب پیدا کرنے کے لیے ہوئی ہے جو نوعِ انسانی کو ایک نئے قسم کی انقلابی